خدا یہ سوچ رہا ہے، حسینؑ کیسا ہو

ازل پہ مسندِ وحدت سجائی جا چکی تھی
رسولِ حق کی تجلی دکھائی جا چکی تھی
علیؑ کے نور کی مشعل جلائی جا چکی تھی
ردائے پردہِ قدرت اُٹھائی جا چکی تھی
خدا نے سوچا خدائی کی کوئی زین بھی ہو
حسنؑ بھی آ چکا، اِن میں کوئی حسینؑ بھی ہو

جہاں کا ذکر ہے اُس جا جہان تھا ہی نہیں
تھا وہ زمانہ کہ کوئی زمان تھا ہی نہیں
زمین تھی ہی نہیں آسمان تھا ہی نہیں
حجاب کوئی وہاں درمیان تھا ہی نہیں
بس اِک ارادہ کہ سب گُل بدن مکمل ہوں
حسینؑ آئے تو پھر پنجتنؑ مکمل ہوں

حسینؑ ہو مگر آخر حسینؑ کیسا ہو
میں خود ہوں غیب تو ظاہر حسینؑ کیسا ہو
مطہرات میں طاہر حسینؑ کیسا ہو
کسی کے جیسا نہ ہو، پھر حسینؑ کیسا ہو
ہر ایک پہلو ہر اِک نقش ٹھیک رہے
بنے یہ ایسا کہ چودہ میں لاشریک رہے

میں ہوں خدا، سو خدائی کی زین کیسا ہو
نبیؐ کا ناز شہہِ مشرقینؑ کیسا ہو
جنابِ سیدہ زہراؑ کا چین کیسا ہو
خدا یہ سوچ رہا ہے حسینؑ کیسا ہو
ضیائے نور کا حصہ ہو پر جدا سا لگے
خدا نہ ہوتے ہوئے یہ خدا خدا سا لگے

مِرا ارادہ ہے خلقت کی انتہا ہو حسینؑ
مرے جمالِ تجلّی کی اِک ضیاء ہو حسینؑ
نبوتوں کے لئے باعثِ بقا ہو حسینؑ
خدا نے خود سے کیا مشورہ کہ کیا ہو حسینؑ
جو میرا نور ہیں اُن سب کا نورِ عین بنے
میں خود کو جسم میں ڈھالوں تو پھر حسینؑ بنے

خدا نے چاہا کہ نورِ حسینؑ کی ہو نمود
خدا نے چاہا کہ ہو نورِ کبریا کا وجود
خدا نے چاہا پڑھے خود مرا حبیبؐ درود
خدا نے چاہا اِکٹھے ہوں انبیاء کے سجود
پھر اِن کو ڈھال کے ایسا اثر بناؤں میں
سناں پہ بول سکے جو وہ سر بناؤں میں

مرا خیال ہو میرے خیال کی حد ہو
حسینؑ ایسا کہ حُسن و جمال کی حد ہو
مثال ایسی کہ ہر اِک مثال کی حد ہو
یہ باکمال مرے ہر کمال کی حد ہو
اے بے مثال خود اپنی مثال کر دیا ہے
علیؑ یہ بولے کہ یارب کمال کر دیا ہے

مرے حبیب مرے سارے ناز لے آؤ
مرے علیؑ مری وحدت کے راز لے آؤ
بتولؑ میری خودی کا جواز لے آؤ
اے بے نیاز حسنؑ سب نیاز لے آؤ
ہر ایک تارِ نفس لا الہ اِلّا اللہ
مرا حسینؑ ہو بس لا الہ اِلّا اللہ

تجلیات میں اِک اور نور ظاہر ہو
شریعتوں کی شریعت ضرور ظاہر ہو
جو دین بننے ہیں اُن کا شعور ظاہر ہو
میں کبریا ہوں سو میرا غرور ظاہر ہو
میں چاہتا ہوں کہ یہ اِس قدر بلند رہے
حسینؑ سارے بلندوں میں سر بلند رہے

میں اِس میں اپنے سبھی ممکنات بھی رکھ دوں
میں اِس میں نور کی اِک کائنات بھی رکھ دوں
میں اِس کے ہاتھ میں موت وحیات بھی رکھ دوں
میں اِس کی ذات میں اپنی صفات بھی رکھ دوں
بنے یہ ایسا کہ نازوں کا ناز ہو جائے
جو اِس کو سوچ لے اُس کی نماز ہو جائے

چراغِ نور سرِ کوئے شب دکھائی دے
مری رضا ہے کہ میرا سبب دکھائی دے
دکھائی کوئی نہ دے جب یہ تب دکھائی دے
جو اِس کے بعد بنے با ادب دکھائی دے
صدا سے اِس کی ہی کُن کی صدا بناؤں میں
بنا لوں اِس کو تو پھر انبیاؑ بناؤں میں

میں اِس کی راہ کی مٹی سے انبیاء ڈھالوں
جبیں کے عرق سے میں سارے اولیاء ڈھالوں
مری رضا ہے کہ میں اپنا مدعا ڈھالوں
بدن میں آج رسولوں کی انتہاء ڈھالوں
ظہور ہو گا سرِ عرش اِس قرینے سے
فرشتے ڈھالوں گا شبیرؑ کے پسینے سے

پھر اِس کے بعد میں اِس کی وِلا کو خلق کروں
کلام خلق کروں میں صدا کو خلق کروں
میں پھر بتولؑ کی ہر اِک دعا کو خلق کروں
اور اُس کے ساتھ ہی اہلِ عزا کو خلق کروں
میں چاہتا ہوں کہ ہر سو صدا حسینؑ کی ہو
نماز بعد میں پہلے عزا حسینؑ کی ہو

شاعرِ باب الحوائج نور علی نورؔ